محمد وسیم اختر مفتی

سلیمان بن یسار

سلیمان بن یسار کی ولادت ایرانی نژاد یسار کے ہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت کے اواخر میں ہوئی۔ وہ ام المومنین حضرت میمونہ ہلالیہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے اور ان کو بدل کتابت ادا کر کے آزاد ہوئے اس لیے ہلالی کہلاتے تھے۔ ابن حبان کہتے ہیں کہ سیدہ میمونہ نے سلیمان کی ولایت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو سونپ دی تھی۔ سلیمان مدینہ کے مفتی تھے اور ان کا شمار اس شہر کے سات بڑے فقیہوں (فقہاے سبعہ) میں ہوتا تھا، اس اعتبار سے ان کی نسبت مدنی تھی۔ ان کی کنیت ابوایوب، ابوعبدالرحمان اور ابوعبداللہ بیان کی گئی ہے۔ سلیمان کے تین بھائی عطا، عبدالملک اور عبداللہ تھے، سب نے حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام روایت کی، ان میں سے عطا بن یسار زیادہ مشہور ہوئے۔

سلیمان کثیر الحدیث تھے۔ انھوں نے امہات المومنین سیدہ عائشہ، سیدہ ام سلمہ اور سیدہ میمونہ سے، جلیل القدر صحابہ حضرت جابر بن عبداللہ، حسان بن ثابت، حمزہ بن عمرو، رافع بن خدیج، زید بن ثابت، عبداللہ بن حارث بن نوفل، عبداللہ بن عمر، مقداد بن اسود، ابوسعید خدری، عبداللہ بن عباس، ابوہریرہ، مسعود بن حکم، ابوواقد لیثی، ربیع بنت معوذ، سلمہ بن صخر، فاطمہ بنت قیس، عبداللہ بن عباس اور ابو رافع سے اور تابعین میں سے عبد اللہ بن عیاش، عبدالرحمان بن جابر، عبدالملک بن یسار، جعفر بن عمرو، عراک بن مالک، عروہ بن زبیر، کریب، مالک بن ابوعامر، مسلم بن سائب، ابوعبداللہ مدنی، ابومرواح اور عمرہ بنت عبدالرحمان سے حدیث روایت کی۔

ان سے حدیث رسول سیکھنے والوں میں یہ بڑے بڑے نام ہیں: ان کے بھائی عطا بن یسار، اسامہ بن زید، بکیر

بن اشج، ربیعہ الرائے، جعفر بن عبداللہ، حارث بن عبدالرحمان، حاضر بن مہاجر، خالد بن ابوعمران، خثیم بن عراک، ربیعہ بن ابوعبدالرحمان، زید بن اسلم، سالم ابوالنضر، سعید بن زیاد، صالح بن سعید، صالح بن کیسان، عبداللہ بن فضل، عبداللہ بن ابوبکر، عبداللہ بن دینار، عبداللہ بن ذکوان، عبداللہ بن سعد، عبداللہ بن فیروز، عبداللہ بن یزید، عبد الرحمان بن یزید، عمرو بن دینار، عمرو بن شعیب، عمرو بن میمون، عمران بن ابوانس، محمد بن ابوحرملہ، محمد بن عبدالرحمان بن عبید، محمد بن عبدالرحمان بن نوفل، محمد بن عمرو، ابن شہاب زہری، محمد بن یوسف، مکحول، نافع، یحییٰ بن ابواسحاق، یحییٰ بن سعید، یزید بن ابوحبیب، یعقوب بن عتبہ، یعلیٰ بن حکیم، یونس بن یوسف اور سلیمان کے بیٹے عبداللہ بن سلیمان۔

سلیمان بن یسار کو ثقہ اور حجت مانا جاتا تھا۔ زہری کہتے ہیں: ''ان کا شمار (بڑے) علما میں ہوتا تھا''۔ ابوزناد کے والد ذکوان کہتے ہیں: ''میری ملاقات مدینے کے جن عالموں اور فقیہوں سے ہوئی، ان میں حسب ذیل لوگ ایسے تھے جنھیں پسند کیا جاتا اور ان کے قول کو سند مانا جاتا تھا: سعید بن مسیّب، عروہ بن زبیر، قاسم بن محمد، ابوبکر بن عبد الرحمان مخزومی، خارجہ بن زید، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ اور سلیمان بن یسار۔ یہ اصحاب جو فقہاے سبعۂ مدینہ کے نام سے جانے جاتے ہیں، شرف و مرتبے میں ہم عصر علما، فقہا اور صلحا سے ممتاز تھے۔''

سلیمان بن یسار علم و فضل میں اس درجہ فائق تھے کہ کچھ اصحاب رجال نے انھیں سعید بن مسیّب پر فوقیت دی ہے۔ حسن بن محمد کا کہنا ہے: ''ہمارے خیال میں سلیمان سعید بن مسیّب سے زیادہ فہم و قیاس رکھتے تھے''۔ سلیمان اور سعید کی باہمی قدر دانی سے لگتا ہے کہ دونوں ہی بلند پائے کے عالم و فاضل تھے۔ عبداللہ بن یزید ہذلی بیان کرتے ہیں: ''میں نے سلیمان بن یسار کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ''سعید بن مسیّب زندہ لوگوں میں سب سے بڑھ کر فضیلت رکھتے ہیں۔'' دوسری طرف میرا یہ مشاہدہ بھی ہے کہ ایک آدمی سعید بن مسیّب سے فتویٰ لینے آیا تو انھوں نے فرمایا: ''سلیمان بن یسار کے پاس جاؤ، وہ آج کے زندہ لوگوں میں سب سے بڑے عالم ہیں۔'' امام مالک فرماتے ہیں: ''سعید بن مسیّب کے بعد سلیمان بن یسار بڑے علما میں سے تھے۔ ان کی رائے عام طور پر سعید کی رائے سے موافق ہوتی۔ سعید بن مسیّب سے تو کم ہی اختلاف کیا جاتا۔'' قتادہ بیان کرتے ہیں: ''میں مدینہ گیا اور وہاں کے شہریوں سے دریافت کیا، یہاں طلاق کے معاملات کا سب سے بڑا ماہر کون ہے؟ جواب تھا سلیمان بن یسار''۔

جب ولید بن عبدالملک نے عمر بن عبدالعزیز کو مدینے کا گورنر مقرر کیا تو انھوں نے ظہر کی نماز پڑھاتے ہی شہر کے دس فقہا سعید بن مسیّب، عروہ بن زبیر، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، ابوبکر بن عبدالرحمان مخزومی، ابوبکر بن سلیمان، سلیمان بن یسار، قاسم بن محمد، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اور خارجہ بن زید کو بلایا۔ حمد و ثنا کے بعد انھوں

نے فرمایا: ''میں نے آپ سب کو ایک ایسے کام کے لیے بلایا ہے جس کا آپ کو اجر ملے گا اور آپ حق کے مددگار بھی بن جائیں گے۔ میں چاہتا ہوں آپ کے مشورے اور آپ میں سے موجود لوگوں کی رائے کے بغیر کوئی فیصلہ نہ کروں۔ اگر آپ میں سے کوئی کسی اہل کار کو ظلم کرتا دیکھے یا اسے کسی عامل کی زیادتی کی شکایت ملے تو میں اس اطلاع پانے والے کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ مجھے ضرور خبر کرے۔'' ابن سعد کی روایت کے مطابق عمر ثانی نے سلیمان کو مدینے کے بازار کے امور کا نگران مقرر کیا۔

سلیمان مونچھیں اتنی چھوٹی کر دیتے کہ لگتا کہ منڈائی ہوئی ہیں۔ انتہائی خوب رو جوان تھے۔ ایک عورت نے ان کو بہکانے کی کوشش کی تو اسے گھر میں چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ وہ کہتی رہ گئی کہ میں تجھے رسوا کر دوں گی۔ حامل علم ہونے کے ساتھ سلیمان عابد و پرہیز گار بھی تھے۔ اکثر روزے سے رہتے۔ انھوں نے دمشق کا سفر بھی کیا اور یزید بن جابر کے مہمان ہوئے۔

ہیثم بن عدی کہتے ہیں کہ سلیمان ۱۰۰ھ میں فوت ہوئے۔ حاجی خلیفہ کا کہنا ہے کہ ان کا انتقال ۱۰۴ھ میں ہوا۔ کچھ مورخین نے سلیمان کا سن وفات ۹۴ھ متعین کیا ہے، اسی سال سعید بن مسیّب، علی بن حسین زین العابدین اور ابوبکر بن عبدالرحمان مخزومی نے وفات پائی، اس لیے یہ عام الفقہا کے نام سے مشہور ہے۔ حافظ ذہبی نے اسے قطعاً غلط قرار دیا ہے، انھوں نے سلیمان کی تاریخ پیدائش ۳۴ھ اور ان کی عمر ۷۳ برس متعین کر کے ابن سعد، یحییٰ بن معین اور بخاری کی رائے کو اختیار کیا، یوں سن وفات ۱۰۷ھ بنتا ہے۔ ابن حبان کا کہنا ہے کہ سلیمان کی تاریخ پیدائش ۲۴ھ ہے۔

امام بخاری نے سلیمان بن یسار نامی دو اور اصحاب کا ذکر ''تاریخ کبیر'' میں کیا ہے۔ ایک مدنی جنھوں نے ابن بلال اور ابن ابوذئب سے حدیث روایت کی، دوسرے حضرمی جن سے صفوان بن عمرو نے روایت کی۔

مطالعۂ مزید: طبقات ابن سعد، تاریخ البخاری الکبیر، تہذیب الکمال (مزی)، وفیات الاعیان (ابن خلکان)، تہذیب التہذیب (ابن حجر)، تاریخ الاسلام، سیر اعلام النبلا (ذہبی)۔